بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی کے ایام

تین ہیں یا چار؟

از:

مولانا مفتی سید محمد معصوم ثاقب صاحب

دار العلوم امدادیہ رائے چوٹی آندھرا پردیش

ناشر

انجمن تحفظِ شریعت "مدرسہ شاہی" مراد آباد

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم، اما بعد!

جمہور امت کے نزدیک ایام قربانی صرف تین دن ہیں مگر علماء غیر مقلدین کا فتوی ہے کہ قربانی چار دن کی جاسکتی ہے، یعنی دس، گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ، حوالے ملاحظہ ہوں:

(۱) مشہور اہل حدیث عالم دین مولانا وحید الزماں صاحب کی کتاب کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق میں لکھا ہے: " ویبقی لیلا ونهارا الی آخر ایام التشریق". (کتاب الاضحیۃ ۱۹۳)

(۲) ویستمر وقت الذبح نهارا ولیلا الی آخر یوم التشریق وقیل الی آخر ثانی ایام التشریق. (نزل الابرار ۹۶/۳)

(۳) مشہور اہل حدیث عالم دین میر نور الحسن خان صاحب بن نواب صدیق حسن خان نے "عرف الجادی من جنان ہدی الہادی" میں لکھا ہے: "ہمہ ایام تشریق محل ذبح است"۔ (۲۴۳)

اوپر لکھی گئی اکابر علماء غیر مقلدین کی تحریروں سے صاف ظاہر ہے کہ جماعت اہلحدیث کے نزدیک ایام قربانی تین روز نہیں بلکہ چار روز ہیں۔

ہم اہل سنت کی طرف سے دلیل میں اس موضوع کی احادیث پیش کرنے سے پہلے سیرت طیبہ سے ایک تاریخی پس منظر پیش کرتے ہیں، حضرت رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک مرتبہ فاقہ کشی عام ہوگئی، تو آپ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ قربانی کا گوشت ذخیرہ نہ کیا جائے، تاکہ غنی لوگ اپنی قربانی کا گوشت فقیروں کو بھی کھلادیں، اس واقعہ کو صحابہ کرام بالخصوص حضرت عائشہ صدیقہؓ نے جس طرح نقل فرمایا ہے اسے غور سے پڑھ لیا جائے تو صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ ایام قربانی صرف تین دن ہیں کیونکہ جن احادیث میں منع اور پھر اجازت کی صراحت ہے اس میں ثلثۃ ایام صراحتاً مذکور ہے۔

(۱) عن عمرة بنت عبد الرحمن عن عائشةؓ قالت: الاضحیة کنا نملح منه فنقدم به الی النبی ﷺ بالمدینة فقال: لاتأکلوا الاثلثة ایام ولیست بعزیمة ولکن اراد ان نطعم منه والله اعلم. (بخاری شریف، کتاب الاضاحی)

(۲) عن عبدالرحمن بن عابس عن ابیه قال: قلت لعائشةؓ: انهی النبی ﷺ ان توکل لحوم الاضاحی فوق ثلاث؟ قالت: مافعله الافی عام جاع الناس فیه فاراد أن یطعم الغنی الفقیر. (بخاری، کتاب الاطعمہ)

اس حدیث شریف سے دیگر احکام کی طرح صراحتاً یہ حکم بھی ثابت ہوتا ہے کہ ایام اضاحی تین دن ہیں، اگر ایام قربانی چار دن ہوتے جیسا کہ اہلحدیث کا خیال ہے تو تین دن کی تحدید کا کیا مطلب ہے کہ قربانی تو کی جائے چار دن اور کھایا جائے صرف تین دن؟ غیر مقلدین کو چاہئے کہ ایسی ہی اربعۃ ایام والی صریح روایت چار دن کی قربانی کیلئے پیش فرمائیں، امام ترمذیؒ نے یہی روایت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا ہے: "لایاکل احدکم لحم الاضحیۃ فوق ثلاثۃ ایام" نیز باب ماجاء فی الرخصۃ فی اکلھا بعدثلاث" کے تحت ذکر کیا ہے: "عن سلیمان بن بریدہ عن ابیہ قال: قال رسول اللہ ﷺ کنت نھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاث لیتسع ذوالطول علی من لاطول لہ، فکلوا مابدأ لکم واطعموا وادخروا"۔

تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت اور پھر اجازت کا تذکرہ حدیث شریف کی دیگر کتابوں میں بھی مروی ہے اس میں ثلاثۃ ایام کی تصریح موجود ہے۔ تعجب ہے کہ ثلاثۃ ایام کی تصریح کے باوجود اہل حدیث علماء نے کس طرح ایام قربانی کے چار دن ہونے کا قول اختیار کیا؟

(۳) امام مالکؒ نے مؤطا میں نقل کیا ہے: "مالک عن نافع ان عبداللہ بن عمرؓ قال: الاضحی یومان بعد یوم الاضحی"۔

(۴) اسی طرح سنن بیہقی میں حضرت علیؓ سے مروی ہے: "عن علیؓ الاضحی یومان بعد یوم الاضحی"۔

(۵) اور حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے: "عن انسؓ قال: الذبح بعد النحر یومان. (سنن بیہقی)

اور چوں کہ اس مسئلہ کا تعلق مقادیر شرعیہ سے ہے، جس میں عقل کا دخل نہیں، اس لئے اس بارے میں صحابہؓ کے اقوال حدیث مرفوع کے درجہ میں سمجھے جائیں گے، اور یہ ثابت ہوگا کہ قربانی

کے ایام صرف تین دن ہیں ان کے بعد قربانی معتبر نہیں ہے۔ اتنی صراحتوں کے باوجود غیر مقلدین کو اصرار ہے کہ قربانی کے چار دن ہیں۔

اس مسئلہ کو ثابت کرنے کے لئے غیر مقلدین کے پاس کوئی صحیح صریح مرفوع متصل غیر معارض روایت نہیں ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایام تشریق اور ایام نحر میں ان کے علماء کو مغالطہ ہوگیا ہے، انہوں نے ایام تشریق کو ایام نحر سمجھ لیا ہے، جب کہ باتفاق علماء ایام تشریق نویں ذی الحجہ سے تیرہویں ذی الحجہ تک پانچ دن تک ہے اور ایام نحر یعنی ایام قربانی دس گیارہ بارہ ذی الحجہ یعنی تین دن ہیں۔

نواب نور الحسن خان صاحب فرماتے ہیں: ''ہمہ ایام تشریق محل ذبح است''۔ (۲۴۳)

علامہ نواب وحید الزماں حیدرآبادی فرماتے ہیں: ''**ویستمر وقت الذبح نهارا وليلا الى آخر يوم التشريق وقيل الى آخر ثانی ايام التشريق**''۔ (نزل الابرار ۹۵۱/۳)

بعض علماء اہل حدیث نے سورہ بقرہ اور سورہ حج کی دو آیات سے اس پر استدلال کیا ہے کہ قربانی چار دن ہیں، ہم اس کی تفصیل نقل کرتے ہیں؛ تا کہ معلوم ہو جائے کہ اس آیت سے قربانی کے چار دن ہونے پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے۔

(۱) وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدَاتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى، وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ. (البقرة:۲۰۳)

اور اللہ تعالی کی یاد ان گنتی کے چند دنوں (ایام تشریق) میں کرو، دو دن کی جلدی کرنے والے پر بھی کوئی گناہ نہیں، اور جو پیچھے رہ جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ پرہیزگار کے لئے ہے اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم سب اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے۔

(۲) اور سورہ حج کی آیت کریمہ:

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ

اور لوگوں میں حج کی منادی کردے لوگ تیرے

رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ. لِیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ، فَکُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ. (الحج: ۲۸)

پاس پا پیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے۔ اپنے فائدے حاصل کرنے کو آجائیں اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں، پس تم آپ بھی کھاؤ اور بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ۔

مشہور اہل حدیث عالم دین مفسر قرآن مولانا محمد جونا گڑھی نے یہی ترجمہ کیا ہے، جس کو ترجمہ قرآن کے اصول سے ذرا سی بھی واقفیت ہے وہ بخوبی جان سکتا ہے کہ اس آیت میں ایام قربانی کا کوئی تذکرہ نہیں ہے، مگر مولانا جونا گڑھی نے اس کے تفسیری فوائد میں لکھا ہے: "ایام معلومات" سے مراد ذبح کے ایام: ''ایام تشریق'' ہیں جو یوم النحر (دس ذی الحجہ) اور تین دن اس کے بعد ہیں۔ یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ تک قربانی کی جاسکتی ہے''، یہ تفسیر بالرائے کا ایک نمونہ ہے۔

علماء کرام نے ایام معلومات اور ایام معدودات ایام تشریق اور ایام نحر کی تشریح فرمائی ہے، مولانا محمد جونا گڑھی اور دیگر اہل حدیث علماء بھی اس سے واقف ہیں کہ آیات کریمہ میں وارد ایام معلومات سے عشرہ ذی الحجہ اور ایام معدودات سے ایام تشریق ہی مراد لئے جاتے ہیں اسی طرح ایام تشریق اور ایام نحر علیحدہ علیحدہ ہیں، اتنے واضح فرق کے باوجود فاضل ترجمہ نگار نے اس آیت کریمہ سے ایام قربانی دس، گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ مسلسل چار دن ثابت کیا ہے، جس کا آیت کریمہ یا احادیث صحیحہ سے کوئی ثبوت نہیں ہے۔

بخاری شریف جس کا نام بکثرت اہل حدیث علماء اور عوام کی زبان زد رہتا ہے اس میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے ایام معلومات اور ایام معدودات کی تفسیر منقول ہے کہ ایام معلومات سے مراد ایام عشر یعنی ذی الحجہ کے دس روز اور ایام معدودات سے ایام تشریق یعنی دس، گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ مراد ہیں اور صحابہ کرام کا معمول ان ایام میں ذکر اللہ کا تھا، ان ایام میں ذکر اور تسبیحات سے متعلق مستقل روایات وارد ہوئی ہیں۔

بخاری شریف: "باب فضل العمل فی ایام التشریق" میں امام بخاریؒ نے نقل فرمایا ہے:" قال ابن عباسؓ واذکروا اللہ فی ایام معلومات ایام العشر والایام المعدودات ایام التشریق ، وکان ابن عمرؓ وابو ھریرہ یخرجان الی السوق فی الایام العشر یکبران ویکبر الناس بتکبیرھما وکبر محمدابن علی خلف النافلة" نیزباب التکبیر ایام منی واذا غدا الی عرفة وکان عمرؓ یکبر فی قبتہ بمنی فیسمعہ اھل المسجد فیکبرون ویکبر اھل السوق حتی ترتج منی تکبیرا وکان ابن عمر یکبر بمنی تلک الایام خلف الصلوة الخ۔ سلف صالحین کے ان معمولات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس ذکر کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

علامہ شوکانیؒ نے نیل الاوطار میں: باب الحث علی الذکر والطاعة فی ایام العشر وایام التشریق کے تحت احمد، مسلم اور نسائی کے حوالے سے نقل کیا ہے: "ایام تشریق ایام اکل وشرب وذکر اللہ عز وجل" پھر بخاری کے حوالے سے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا قول صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور فرمایا: "قال الحافظ واسنادہ صحیح" یعنی حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا قول صحیح سند سے ثابت ہے۔ (دیکھئے: نیل الاوطار ۳/۳۱۴)

اہل حدیث اپنی تائید میں جتنے بھی اقوال یا احادیث پیش کرتے ہیں کوئی بھی تعلیل سے خالی نہیں ہے، اگر کوئی حدیث صحیح بھی اس مضمون کی ہوتی تو زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا تھا کہ ایام تشریق ایام نحر کے لئے ظرف ہیں یعنی ایام تشریق کے ایک روز بعد ایام نحر شروع ہوتا ہے اور ایک روز پہلے ختم ہوجاتا ہے۔

کسی حدیث کے ثابت ہونے کے بعد بھی صحابہ کرام میں اس کا قبول عام ہونا اور مروج ہونا ضروری نہیں ہے، قربانی ایک عمومی اور اجتماعی عمل ہے، حجاج غیر حجاج دونوں سے اس کا تعلق ہے، حدیث پاک کے منشاء کو سب سے زیادہ سمجھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے صحابہ کرام ہی ہیں، اگر تمام ایام تشریق ایام ذبح ہوتے تو یہ ممکن نہیں تھا کہ صحابہ کرام اجتماعی طور پر نویں اور تیرہویں ذی الحجہ کو قربانی ترک کردیتے۔

بعض حدیث شریف صحیح ہیں اور بخاری ومسلم میں موجود ہیں مگر جمہور امت کے نزدیک منسوخ ہیں یعنی اس پر عمل نہیں کیا جائے گا مثال کے طور پر بخاری شریف جلد اول ص ۴۳ پر حضرت عثمان غنیؓ کی حدیث منقول ہے، جس میں بغیر انزال کے ہمبستری کے بعد صرف وضو کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح آگ سے پکی ہوئی چیز سے وضو والا مسئلہ جو: "الوضوء مما مست النار" کے نام سے مشہور ہے، اور: "انما الماء من الماء" والا مسئلہ جو مسلم شریف ج ا ص ۱۵۵ میں مذکور ہے مگر اس پر کسی کا عمل نہیں ہے۔

بعض اہل حدیث علماء ان تمام حقائق سے صرف نظر کر کے اپنی تائید میں یہ روایت پیش کرتے ہیں: "عن جبیر بن مطعم عن النبی ﷺ قال: ایام التشریق کلها ایام ذبح" کہ پورے ایام تشریق ایام ذبح ہیں، یہ روایت مسند احمد، ابن حبان، سنن دار قطنی، مسند بزاز وغیرہ میں منقول ہے۔ مگر اس سے بھی اہل حدیث کا مدعیٰ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ایام تشریق پانچ دن ہیں جب کہ اہل حدیث کا دعویٰ ہے کہ ایام قربانی چار دن ہیں، علاوہ ازیں ماہرین فن اصول حدیث کے نزدیک اس حدیث میں کئی علتیں ہیں، جس کی وجہ سے یہ حدیث قابل استدلال نہیں ہے کیونکہ:

(۱) ابن ابی الحسین کی جبیر ابن مطعم سے ملاقات ثابت نہیں ہے، اور یہ حدیث جبیر بن مطعم سے عبدالرحمٰن بن ابی الحسین ہی نقل کرتے ہیں۔

(۲) علامہ بیہقی نے سلیمان بن موسیٰ کے طریق سے یہ روایت نقل کی ہے، ان کی روایت بھی جبیر بن مطعم سے ثابت نہیں ہے۔

(۳) علامہ ابن عدی نے الکامل میں عن معاویہ بن یحیی الصدفی عن الزهری عن ابن المسیب عن ابی سعید الخدری عن النبی ﷺ کے طریق سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(۴) ابن ابی حاتم نے 'کتاب العلل' میں کہا ہے کہ اس سند کیساتھ یہ روایت موضوع ہے۔

(۵) مسند بزاز میں اس کو منقطع کہا گیا ہے، علامہ بیہقی نے بھی اسے منقطع کہا ہے۔

(۶) علامہ شوکانی فرماتے ہیں: "قال ابن القیم فی الهدی ان حدیث جبیر بن مطعم منقطع لایثبت ... اور فرمایا: "روی من حدیث جبیر ابن مطعم وفیه انقطاع". (نیل الاوطار ۵/۱۲۵) یا علامہ نوویؒ کی تحقیق کے مطابق یہ روایت موقوف ہے۔

مختصر یہ کہ یہ حدیث اس باب میں قابل استدلال نہیں ہے۔

آپ کو تعجب ہوگا کہ اتنی خامیوں کے باوجود ناصر الدین الالبانی نے اس کو صحیح اور قابل استدلال مانا ہے، اہل حدیث علماء کے لئے ناصر الدین کی تصحیح بھلے اطمینان بخش ہو؛ لیکن جو علماء کرام علامہ ناصر الدین البانی کے مزاج سے واقف ہیں وہ آنکھ بند کر کے ان کی تصحیح پر اعتماد نہیں کرتے، علماء کرام نے علامہ الالبانی کے تعاقب پر رسالے بھی لکھے ہیں، ملاحظہ ہو محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمیؒ کی کتاب: "الالبانی شذ وذہ واخطاہ"۔

اہل حدیث علماء کرام سے سوال ہے کہ شیخ ناصر الدین الالبانی کی تقلید میں کسی حدیث شریف کو صحیح یا ضعیف کہنا شرعا کیسا ہے؟ جب تقلید شخصی شرک ہے تو کیا البانی کی تقلید شرک نہیں ہے؟ نیز جب یہ روایت منقطع، غیر محفوظ، غیر صحیح ہے، اور اکابر صحابہ کرام ﷺ کی رائے کے خلاف ہے، پھر بھی اہل حدیثوں کا یہ اصرار کہ قربانی تین دن کے بجائے چار دن ہے ضد اور ہٹ دھرمی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

واخر دعوانا عن الحمد لله رب العلمين.